پہلا یونٹ

2. محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

سوچیے۔ بولیے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
تیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

سوالات

1. نعت کسے کہتے ہیں؟
2. نبیوں میں رحمت لقب پانے والے کون ہیں؟
3. نعت کے اس بند میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کون کون سے اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟

مرکزی خیال

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ ساری دنیا کے انسانوں میں بلا تفریق رنگ ونسل درس انسانیت آپ سے ہی شروع اور آپ پر ہی ختم ہوتی ہے۔ زندگی اور موت سے متعلق جینے مرنے کے سلیقے صرف آپ سے سیکھے گئے۔ جس نے آپ کی تقلید کی راہِ مستقیم پر چل پڑا۔ آپ کی بتائی راہ کو ترک کیا وہ اندھیروں کی نذر ہو گیا۔ اس سبق میں آپ کے چند اوصاف و واقعات کے ذریعہ یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ آپ کے یہ اوصاف حمیدہ طلبا میں بھی نفوذ پا سکیں تاکہ عالمی بھائی چارہ کا بول بالا ہو۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ میں دیکھیے۔

© SCERT not to be republished

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین عرب کے شہر مکہ میں ۱۲/ربیع الاول دوشنبہ کے دن ۵۷۱ء کو علی الصبح خاندان قریش میں پیدا ہوئے۔ پیدائش سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام ”محمدؐ“ رکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال کی ہوئی تو والدہ بی بی آمنہ بھی وفات پا گئیں اور آٹھ سال کے ہوئے تو دادا بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ تب چچا ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی۔ جب چودہ سال کی عمر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کی طرف توجہ دی۔

چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غار حرا تشریف لے جاتے اور کئی کئی دن تک خدا کی عبادت میں مصروف رہتے، اہل مکہ کی بے راہ روی پر غور فرماتے۔ غار حرا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی بار قرآن مجید کا نزول ہوا اور اسلام کی تبلیغ کا حکم دیا گیا۔

عربوں میں اس وقت بہت سی برائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ عام طور پر عربوں کی زندگی قتل و غارت گری اور لوٹ مار میں گزرتی۔ شراب نوشی، سود خوری اور بد دیانتی جیسی برائیاں ان میں عام تھیں۔ آپس میں جھگڑے برسوں چلتے، ذرا ذرا سی بات پر تلواریں نکل آتیں اور خون خرابہ ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان برائیوں سے روکا اور تعلیم دی کہ ”اللہ ایک ہے وہی عبادت کے لائق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں“ تو مکّہ کے سرداروں کو اپنی سرداری خطرے میں نظر آنے لگی۔ پہلے تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا۔ پھر طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ آخر کار اہل مکّہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مکہ کی بادشاہت بھی پیش کی۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں تب بھی میں اس کام سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔ یا تو اس کام کو انجام دوں گا یا اپنی جان قربان کر دوں گا“۔

مکہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی تبلیغ سے باز رکھنے کے لیے طرح طرح کی دھمکیاں دیں اور ان کا ظلم روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس راہ سے گذرتے تھے ایک بڑھیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچرا پھینکا کرتی تھی۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچرا نہیں پھینکا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے وہ بڑھیا نظر نہیں آ رہی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ وہ بیمار ہے۔ یہ سنتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کی مزاج پرسی کی اور جلد صحت یابی کے لیے دعا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسنِ سلوک دیکھ کر وہ عورت ایمان لے آئی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکّہ والوں کے ظلم و ستم سہتے رہے لیکن حق کے راستے سے نہ ہٹے یہاں تک کہ ۶۲۲ء میں آپ

©SCERT not to be republished

صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے مکہ کی سرزمین چھوڑ دی اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اسی مقدس سفر کو ''ہجرت'' کہا جاتا ہے۔ اسی واقعہ ''ہجرت'' سے ''سنہ ہجری'' کا آغاز ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں سب سے پہلے صحابہ کرامؓ کی مدد سے ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ اس مسجد کی تعمیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی، گارے اور پتھر اٹھائے۔ یہی مسجد ''مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہلائی''۔

مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا اور دس سال کے اندر سارے عرب میں اسلام پھیل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام خود ہی کرلیا کرتے، کوئی بیمار ہوتا تو مزاج پرسی کے لیے ضرور تشریف لے جاتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے۔ چھوٹے بڑوں کو سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے۔ بچوں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے اور دعا فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بچے اللہ کے باغ کے پھول ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے ہنسی مذاق بھی فرماتے اور ان کے ساتھ کھیل میں حصہ بھی لیتے۔

ترسٹھ سال کی عمر میں بارہ ربیع الاول ۱۰ ہجری کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ آپ کا روضہ پاک مدینہ منورہ میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور رہتی دنیا تک رہیں گے۔

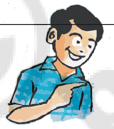

یہ کیجیے

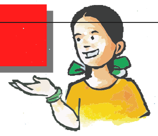

©SCERT not to be republished

I. سنیے - بولیے

1. یہ سبق کن سے متعلق ہے اور آپ اِس سبق کے بارے میں کیا سمجھے ہیں؟
2. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کون کون سے نبی آئے ہیں اُن کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
3. نبی کسے کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نبیوں کو دنیا میں کیوں بھیجا؟
4. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی؟ وحی سے کیا مراد ہے؟

II. پڑھیے - لکھیے

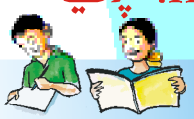

الف: 1. سبق کے اس پیراگراف کو پڑھیے جس میں ایک بڑھیا کا ذکر آیا ہے؟

2. ''میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تب بھی میں اِس کام سے پیچھے نہیں ہٹوں گا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ کس سے اور کیوں کہے؟

3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے مکہ کے کیا حالات تھے؟
4. مکہ والوں کا سلوک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسا تھا؟
5. ہجرت کسے کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کیوں فرمائی؟
6. چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسن سلوک کیسا تھا؟
7. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کون سا حُسن سلوک ہے جس سے متاثر ہو کر ایک خاتون ایمان لے آئی؟

ب: دیے گئے جملوں کو پڑھیے سبق کے لحاظ سے ترتیب وار لکھیے۔

1. عربوں میں اُس وقت بہت سی بُرائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔
2. آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔
3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سب سے پہلے صحابہ کرام کی مدد سے ایک مسجد تعمیر کی۔
4. جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ بی بی آمنہ بھی وفات پا گئیں۔
5. اُس کی مزاج پُرسی کی اور اُس کی جلد صحت یابی کے لیے دُعا فرمائی۔
6. آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے ہنسی مذاق بھی فرماتے اور اُن کے ساتھ کھیل میں حصہ لیتے۔
7. چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غارِ حرا تشریف لے جاتے۔
8. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔

1. ....
2. ....
3. ....
4. ....
5. ....
6. ....
7. ....
8. ....

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھیا کی عیادت کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچرا ڈالتی تھی۔'' آپ کے ساتھ بھی اگر کسی نے ایسا ہی برا سلوک کیا ہو تو آپ کیا کریں گے؟

© SCERT not to be republished

2. ’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت سادہ زندگی بسر کی۔‘‘ آپ اپنی زندگی کو سادہ طریقوں پر کس طرح گزاریں گے؟

3. بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت سے کیا مراد ہے؟ آپ بڑوں کی عزت کس طرح کریں گے؟ لکھیے۔

4. ’’بچے اللہ کے باغ کے پھول ہیں‘‘ اِس کا کیا مطلب ہے؟ لکھیے۔

طویل جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محسن انسانیت کیوں کہا جاتا ہے؟

2. سماج میں سدھار لانے کے لیے آپ کون کون سے بھلائی کے کام کریں گے؟

IV. لفظیات

الف: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

علی الصبح ، دیکھ بھال ، حسن سلوک ، اہل وطن ، پہل کرنا ، ہجرت ، بے راہ روی

مثال: علی الصبح چہل قدمی سے آدمی صحت مند رہتا ہے۔

1. ....

2. ....

3. ....

4. ....

5. ....

6. ....

ب: درج ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی اُسی جملے میں دیے گئے ہیں جملے پڑھیے اور معنی تلاش کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا <u>نزول</u> ہوا۔ دوسرے انبیا پر بھی صحیفے اُتارے گئے۔ (   )

2. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی <u>تبلیغ</u> کی۔ ہمارا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ ہم احکام شریعت کو دوسروں تک پہنچائیں۔ (   )

3. جیسے مکہ معظمہ مسلمانوں کا <u>مقدس</u> شہر ہے۔ اسی طرح مدینہ بھی پاک شہر ہے۔ (   )

4. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا <u>وصال</u> مدینہ میں ہوا اور آپ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ بنے۔ (   )

5. طائف کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے انتہا <u>ستم</u> ڈھائے اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والوں کے حق میں دعا فرمائی۔ (   )

© SCERT not to be republished

V. تخلیقی اظہار

1. عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر حیات طیبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک تقریر تیار کیجیے۔
2. سبق کو مختصر کر کے لکھیے۔

VI. توصیف

الف: 1. مختلف زبانوں میں لکھے گئے اقوال زرین کو جمع کیجیے۔ کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائیے اور چسپاں کیجیے۔

2. ارکانِ اسلام پر مختصر نوٹ لکھ کر اپنے ساتھی طلبا کو پڑھ کر سنائیے اور دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

VII. منصوبہ کام

نعت، چہل حدیث کو جمع کر کے کمرۂ جماعت میں پڑھیے اور انھیں دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔

VII. زبان شناسی

❖ ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

(1) روٹی ووٹی تیار ہوئی کہ نہیں۔

(2) کیا کرسی ورسی درست ہوگئی۔

(3) تم کوئی کھیل ویل بھی جانتے ہو یا نہیں۔

(4) سفر میں کھانے وانے کا انتظام ہو تو پریشانی نہیں ہوتی۔

اوپر کے جملوں میں روٹی کے ساتھ ''ووٹی''، کرسی کے ساتھ ''ورسی'' کھیل کے ساتھ ''ویل'' اور کھانے کے ساتھ ''وانے'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں روٹی، کرسی اور کھیل، بامعنٰی الفاظ ہیں جب کہ ووٹی، ورسی ویل اور وانے بے معنٰی الفاظ ہیں۔

اس طرح مندرجہ بالا جملوں میں دو طرح کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں ایک بامعنٰی اور دوسرا بے معنٰی لفظ ہے۔

بامعنٰی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں اور بے معنٰی لفظ کو مہمل کہتے ہیں

© SCERT not to be republished

❖ مندرجہ ذیل الفاظ پڑھیے اور جدول کے متعلقہ خانوں میں لکھیے۔

کپڑے وپڑے - مدرسہ ودرسہ - ناچ واچ - کام وام - چائے وائے ۔ پانی وانی ۔ کتاب وتاب

کلمہ	مہمل

© SCERT not to be republished

❖ اس جملے کو غور سے پڑھیے۔

''خدا نے انسان کو علم کی دولت سے سرفراز کیا''۔

یہ جملہ دس کلموں پر مشتمل ہے۔اس سے پورا مطلب واضح ہو رہا ہے۔اس میں 'خدا' ، 'انسان' ، 'علم'، 'دولت'، 'سرفراز' ایسے پانچ کلمے ہیں جو بامعنی ہیں۔

ایسے الفاظ جو اپنے معنی آپ دیتے ہیں مستقل کلمہ کہلاتے ہیں۔

اوپر کے جملے میں 'نے'،'کو'، 'کی'، 'سے' ایسے کلمے ہیں جو اپنے معنی تنہا نہیں دیتے بلکہ دوسروں سے مل کر دیتے ہیں۔

ایسے الفاظ جو دوسرے الفاظ سے مل کر معنی دیتے ہیں غیر مستقل کلمہ کہلاتے ہیں۔

اس طرح کلمہ کی دو قسمیں ہیں مستقل کلمہ اور غیر مستقل کلمہ۔

مشق: ذیل کے جملوں سے مستقل اور غیر مستقل کلموں کو الگ کیجیے اور نیچے دیے گئے خانوں میں لکھیے۔

- ❖ سالن سے روٹی کھاؤ۔
- ❖ خدا کا شکر ادا کرو۔
- ❖ وقت کی قدر کرو۔
- ❖ تم کہاں سے آ رہے ہو۔
- ❖ والدین کی خدمت کرو۔
- ❖ سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔

سلسلہ نشان	مستقل کلمے	غیر مستقل کلمے
1		
2		
3		
4		
5		
6		

© SCERT not to be republished

کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں؟

1. میں اس سبق کو روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہوں اور اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ اور اخلاق حمیدہ اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. ہر حال میں دوسروں کی بھلائی کو اور ان کی مدد کرنا اس سبق کے ذریعہ جان چکا/چکی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. کسی بھی عنوان پر تقریر کر سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں